حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر جو عام طور پر بابا فرید کے نام نامی سے مشہور ہیں حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے خلیفہ اور جانشین اور اس حیثیت سے سلسلۂ مشائخ چشت کے گوہر دانہ تھے۔ آپ کے فیوضِ باطنی کا دائرہ اس قدر وسیع تھا کہ عرب و عجم کے مسلمان اس سے مستفید ہوئے اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کو تقرب و معرفتِ خداوندی کی سعادت حاصل ہوئی۔ صوفیائے کرام کے تذکروں اور مکاتیب میں حضرت بابا فرید کے حالات ملتے ہیں لیکن اصل حقیقت کے ارد گرد افسانہ و روایات کا جو حصار کھڑا ہوا نظر آتا ہے اس کی وجہ سے کسی جویائے حق کا اصل منزل تک پہنچنا آسان نہیں ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے فاضل اور عزیز دوست جناب خلیق احمد صاحب نظامی ایم۔ اے ریڈر شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جنھوں نے مشائخ چشت کے حالات پر خالص علمی اور تحقیقی انداز میں تصنیفات کرنے کے لئے ہی اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ ابھی حال میں انگریزی زبان میں حضرت بابا فرید پر بھی ایک نہایت بلند پایہ کتاب شائع کی ہے۔ یہ کتاب بڑی تقطیع پر تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر ہے۔ ٹائپ نہایت واضح اور روشن۔ نہ بہت جلی نہ خفی۔ کاغذ اعلیٰ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ تاریخ نے اس کو شائع کیا ہے۔ روحانی اعتبار سے تو ظاہری ہے حضرت بابا فرید کے حالات و سوانح کا حرف حرف دل میں نور اور روح میں بالیدگی پیدا کرتا ہے لیکن علمی اور تحقیقی اعتبار سے یہ کتاب ان لوگوں کے لئے سنگ میل کا کام دے گی جو اس میدان کے رہ نورد ہیں۔ علمی اعتبار سے اس کتاب کی بلندی کا یہ ثبوت بھی کچھ کم نہیں ہے کہ عہد حاضر کے مشہور مستشرق پروفیسر سر آیچ گب جو عادۃً کسی کتاب کا پیش لفظ نہیں لکھتے انھوں نے اس کتاب پر ڈیڑھ صفحہ کا پیش لفظ لکھا ہے اور فاضل مصنف کی محنت و سعی کی داد دی ہے۔ ہم اپنے عزیز دوست کو اس کامیاب اور شاندار کارنامہ پر مبارک باد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام و محظوظ ہوں گے۔

مذکورۂ بالا کتاب کے ساتھ ہی۔ فاضل موصوف نے ایک اور کتاب بھی انگریزی